از جناب عبدالرشید بن خواجہ محمد نور بخش ھیلن شریف

# احسان و سلوک کی دنیا

## ——— اہل دل اور اولیاء اللہ کی باتیں

۱۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک فاسق کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور اس سے اس کے حالات دریافت کئے۔ فاسق نے کہا کہ مجھے بخش دیا گیا ہے۔ اس شخص نے تعجب سے پوچھا کہ کس نیک عمل کی بدولت تو بخش دیا گیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے۔ میں بھی اس دعا میں شریک تھا۔ اور ہاتھ اٹھا کر آمین کہتا جاتا تھا۔ اس دعا کے طفیل مجھے بخش دیا گیا۔ (مکتوبات معصومیہ)

کیا ہی پہلے تھے وہ گنہگار جو بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے فیوضات، برکات اور دعاؤں سے فیض یاب ہوتے تھے۔

۲۔ ایک دن لوگوں نے حضرت ابوعلی الشبولی المروزی قدس سرہ کو کہیں جاتے ہوئے دیکھا، تو پوچھا کہ یا حضرت! کہاں تشریف لے جا رہے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں فلاں خانقاہ کی طرف جا رہا ہوں۔ کیونکہ وہاں اہل اللہ درویش موجود ہیں۔ اور میں نے کسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ روزانہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آسمان سے درویشوں پر ایک سو بیس رحمتیں برستی ہیں۔ ممکن ہے کہ اس رحمت میں سے کچھ حصہ مجھ پر بھی برسے۔ اور حضرات بزرگ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو ان حضرات کے ساتھ رکھیں۔ اور ان کی اور ان کے دوستوں کی نظروں کے سامنے رہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک عاشق کس طرح اپنے آپ کو رسوا اور ذلیل ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اس طرح کے اہل اللہ درویشوں کے عاشق نہیں بن سکتے۔ تو دیہ بات تو ہو کہ) کل (قیامت کے دن) جب پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ تو تم یہ کہہ سکو کہ میں اُن کے دوستوں میں سے ہوں۔ جب تو اہل اللہ درویشوں کی باتیں سنے، اگرچہ تو اُن کے معنی نہ سمجھے تو بھی سر کو ہلا (گویا سمجھ کر سر ہلا رہا ہے) تاکہ

کل تو کہنے والا ہو کہ میں بھی ان کا کلام سن کر سر ہلانے والوں میں سے ہوں تاکہ درویش یہ کہنے والے ہوں کہ آیئے کہ ہم پر تمہارا حق ہے۔ اور اس سبب سے تیری رہائی ہو جائے۔ (نفحات الانس جامی)

۳۔ پابند شریعت اللہ والوں کی صحبت کی اہمیت مرشدنا و سیدنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی مندرجہ ذیل ہدایت سے ظاہر ہے۔

(اللہ والوں کی) اس جماعت کی محبت تمام ضروریات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صحبت میں داخل فرمائے ؎

گرد مستاں گرد اگر مے کم رسد بوئے رسد    گرچہ بوئے ہم نباشد رویت ایشاں بس است

(یعنی وہ اہل اللہ جو معرفت و محبت الٰہی کے نشے میں مخمور ہیں، تم ان کی مبارک صحبت میں جا کر فیض حاصل کرو۔ اگر تم کو ان کی صحبت میں محبت الٰہی کی دولت حاصل نہ ہو گی، تو کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور پہنچے گی۔ اگر محبت کی خوشبو تجھے حاصل نہ ہوئی، تو ان کی زیارت ہی تیرے لئے کافی ہے کہ تو ان کو دیکھ کر رجوع الی اللہ ہو جائے گا۔) (از مکتوبات ۲۰۳۔ دفتر اول۔

۴۔ حضرت مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ انسان کی بود و باش ایسی مجلس میں ہونی چاہیئے۔ جس میں بیٹھ کر اسے اپنے گناہ یاد آجائیں۔ اور وہ ان سے استغفار کرنے والا ہو۔

(طبقات ابن سعدؒ جلد ۶)

۵۔ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درویشوں سے محبت۔ اور ان سے اخلاص کا معاملہ رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عظیم الشان دولت ہے۔

(از مکتوبات۔ ۱۱۱ دفتر سوم)

؎ حافظ از آب حیات ازلی میخواہی    منبعش خاک در خلوت درویشاں ست

ایک شخص نے دس ہزار درہم حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے اور بہت عاجزی سے عرض کی کہ انہیں قبول فرمائیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتا ہے کہ میں یہ رقم قبول کر لوں۔ اور میرا نام درویشوں کی فہرست میں سے کاٹ دیا جائے؟ لہٰذا آپ نے اتنی رقم کثیر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (کیمیائے سعادت فارسی ص۳۹۵)

آپ کا یہ قول ہے کہ ہم نے فقیری طلب کی، تو غنا خود بخود سامنے آگئی۔ اور لوگوں نے غنا

کو طلب کیا تو فقیری (محتاجی) ان کے سامنے آئی۔ (ماہنامہ تذکرہ دیوبند اکتوبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۳۰)

سبحان اللہ! حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے دولت وسلطنت کو اپنی خوشی سے ترک کر کے زہد اختیار کیا تھا۔ اسلئے ان کو دنیاوی مال و دولت کی طرف رغبت نہ تھی۔ ہم کمزور اس بلند پایہ بزرگ کے مرتبے کو تو نہیں پا سکتے۔ اور ان جیسا زہد اختیار کرنے سے عاجز ہیں۔ مگر اس واقعہ سے نصیحت حاصل کر کے کم از کم اتنا تو ضرور کرنا چاہیئے کہ بقدرِ قوت روزی پر قانع اور شاکر رہیں۔ اور حلال روزی کو جائز کسب سے حاصل کریں۔ حرام و مشتبہ سے کنارہ کریں۔ رشوت، کاروبار میں ٹھگی، دغا، فریب، جھوٹ، چوری اور ڈاکہ زنی وغیرہ سے دوسروں کے مال کو خورد برد نہ کریں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ زہد کس چیز کا نام ہے آپ نے فرمایا کسب حلال اور آرزو کا کوتاہ ہونا زہد ہے۔ (مشکوٰۃ)

لہذا ہمیں چاہیئے کہ حصولِ روزی کے لئے کوئی شرعی حلال پیشہ اختیار کریں۔ اور اس کاروبار کے شرعی احکام و آداب کا خیال رکھیں۔ اور اس ذریعہ بقدر ضرورت روزی حاصل کر کے "قناعت اختیار کریں۔"

حدیث شریف میں ہے کہ فقراء جنت میں دولتمندوں سے پانچ سو برس پہلے داخل ہوں گے (مشکوٰۃ)

نیز حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (ایضاً)

حرص بری خصلت ہے آپ نے فرمایا کہ دو بھوکے بھیڑیئے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ انسان کے دین کو جاہ و دولت کی حرص نقصان پہنچاتی ہے۔ (ایضاً)

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور اپنی روزی حلال